بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلۂ دروسِ رمضان (08)

دل کی سختی؛ اسباب اور علاج

زمانۂ موجود میں بندوں کے حالات پر نظر ڈالنے سے یہ بات صاف محسوس ہوتی ہے کہ ان میں ایک نہایت خطرناک بیماری پھیل چکی ہے، جس نے انہیں عبادات اور نیکی کے کاموں میں سست کر دیا ہے۔ لوگوں کی جب ساری محنت و ریاضت دنیاداری سے وابستہ ہو جائے تو پھر وہ اپنی آخرت کو فراموش کر بیٹھتا ہے۔ یہ ایسی بیماری ہے جس نے ہماری زندگی کو متاثر کر کے تاریک اور بے رونق بنا دیا ہے، حالانکہ دل بہلانے کے سامان، لذتیں اور آسودہ عیش و آرام موجود ہیں۔

آخر وہ مہلک بیماری کیا ہے؟ وہ بیماری دل کی سختی ہے۔ جب دل سخت ہو جائیں تو پھر نیکی کا لطف باقی نہیں رہتا بلکہ نیکی کرنے کو جی ہی نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ عزیز میں فرمایا:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً [البقرة: 74]

''پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے، یہاں تک کہ وہ پتھروں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہو گئے۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْقَسْوَةُ: الصَّلَابَةُ وَالشِّدَّةُ وَالْيُبُوسَةُ، وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ خُلُوِّهَا مِنَ الْإِنَابَةِ وَالْإِذْعَانِ لِآيَاتِ اللهِ تَعَالٰى

''دل کی سختی سے مراد سختی، درشتی اور خشکی ہے، یعنی دلوں کا اللہ تعالیٰ کی آیات کے سامنے جھکنے، رجوع کرنے اور اطاعت قبول کرنے سے خالی ہو جانا۔''

تفسیر القرطبی: 1/462

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللهِ [الزمر: 22]

''ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ کا ذکر نہ کرنے کی وجہ سے سخت ہو چکے ہیں۔''

شیخ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یعنی نہ وہ اللہ کی کتاب کے سامنے نرم پڑتے ہیں، نہ اس کی آیات سے نصیحت

حاصل کرتے ہیں، نہ اس کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے، بلکہ وہ اپنے رب سے منہ موڑ کر دوسروں کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے لیے سخت ہلاکت اور بڑا نقصان ہے۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَادِثُوا هٰذِهِ الْقُلُوبَ؛ فَإِنَّهَا سَرِيعَةُ الدُّثُورِ.

''ان دلوں کو بار بار نصیحت کرتے رہو، اس لیے کہ یہ بہت جلد ویران اور مردہ ہو جاتے ہیں۔''

گویا دل کو زندہ اور نرم رکھنے کے لیے مسلسل توجہ اور نگرانی ضروری ہے، کیونکہ اگر مومن اس کی مستقل دیکھ بھال نہ کرے تو دل بہت جلد سختی اور غفلت کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

دل کی سختی کی علامات اور ظاہری اثرات:

① ......عبادات اور نیکی کے کام بوجھ محسوس ہونے لگتے ہیں، دل میں سستی اور بے دلی پیدا ہو جاتی ہے اور اگر عمل کیا بھی جائے تو وہ خشوع، توجہ اور اطمینان سے خالی ہوتا ہے۔

② ......قرآنِ کریم کی آیات اور نصیحتیں دل پر اثر نہیں کرتیں، وعدہ و وعید کی باتیں سن کر بھی دل نہیں لرزتا، بلکہ رفتہ رفتہ قرآن کی تلاوت اور سماعت سے بے رغبتی اور ثقل محسوس ہونے لگتا ہے۔

③ ...... دنیا کی محبت دل پر غالب آ جاتی ہے، آخرت پسِ پشت چلی جاتی ہے، دنیا ہی فکر اور مشغولیت بن جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں حسد، خودغرضی، بخل اور حرص جیسی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

① ...... دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کمزور پڑ جاتی ہے اور ایمان کی حرارت بجھنے لگتی ہے، نہ گناہ پر ندامت باقی رہتی ہے، نہ نیکی و بدی کا امتیاز اور نہ اللہ کی نافرمانی پر کوئی بے چینی محسوس ہوتی ہے۔

① ...... دل ایک اندھیری وحشت میں مبتلا ہو جاتا ہے، سینہ تنگ، طبیعت مضطرب اور زندگی بے کیف ہو جاتی ہے، حالانکہ اس کیفیت کا سبب بھی یہی دل ہے اور اس کا علاج بھی اسی کے اختیار میں ہے۔

دل کی سختی کے اسباب:

① ...... گناہوں اور حرام کاموں کی کثرت دل کی سختی کی بنیادی وجہ ہے۔ چھوٹا سا گناہ بھی اپنے بعد دوسرے گناہوں کے لیے راستہ ہموار کر دیتا ہے، یہاں تک کہ گناہ مسلسل ہوتے چلے جاتے ہیں اور دل ان پر حساسیت کھو بیٹھتا ہے۔ اس کے نتیجے میں دل میں اللہ کی عظمت اور اس کی حرمتوں کا احترام کمزور پڑ جاتا ہے۔ رسولِ کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً، نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ)).

''جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے، اگر وہ رُک جائے، استغفار کرے

اور توبہ کر لے تو دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر بار بار گناہ کرے تو وہ سیاہی بڑھتی رہتی ہے، یہاں تک کہ پورے دل کو ڈھانپ لیتی ہے۔''

سنن ابن ماجه: 4244

② ...... دل کی سختی کا دوسرا سبب ''غفلت'' ہے۔ جب غفلت دل پر چھا جائے تو ہدایت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ ایسا دل نہ نصیحت قبول کرتا ہے اور نہ حق کی بات سن کر نرم پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ [الأعراف: 179]

''یقیناً ہم نے جہنم کے لیے بہت سے ایسے جنات اور انسان پیدا کیے ہیں کہ ان کے پاس دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں، ان کی آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں مگر ان سے سنتے نہیں، وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ، یہی لوگ غافل ہیں۔''

③ ...... دنیا سے حد سے زیادہ لگاؤ اور اس کی لذتوں میں مشغول ہو جانا بھی دل کی سختی کا ایک سبب ہے۔ حالانکہ یہ دنیا اللہ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتی، مگر انسان اسی سے دل لگا لیتا ہے اور اس کی رنگینیوں اور مشغلوں میں کھو جاتا ہے، یہاں تک کہ دل کی روحانیت ماند پڑ جاتی ہے۔

اسی مرض کی نہایت بلیغ تصویر امام جیلانی رحمہ اللہ نے یوں کھینچی ہے:

اَلْقَلْبُ يَصْدَأُ، فَإِنْ تَدَارَكَهُ صَاحِبُهُ بِمَا وَصَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِلَّا انْتَقَلَ إِلَى السَّوَادِ؛ يَسْوَدُّ لِبُعْدِهِ عَنِ النُّورِ، يَسْوَدُّ لِحُبِّهِ الدُّنْيَا وَالتَّحْوِيزِ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ وَرَعٍ لِأَنَّهُ مَنْ تَمَكَّنَ مِنْ قَلْبِهِ حُبُّ الدُّنْيَا، زَالَ وَرَعُهُ، وَزَالَ حَيَاؤُهُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

''دل زنگ آلود ہو جاتا ہے، اگر صاحبِ دل نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی تدبیر سے اس کی اصلاح کر لے تو بچ جاتا ہے، ورنہ وہ سیاہی میں بدل جاتا ہے؛ نور سے دوری، دنیا کی محبت اور بے خوف جمع آوری کی وجہ سے، کیونکہ جس دل میں دنیا کی محبت جم جائے، اس کا تقویٰ بھی رخصت ہو جاتا ہے اور اپنے رب سے حیا بھی ختم ہو جاتی ہے۔''

④ ...... دل کی سختی کا ایک اہم سبب موت، اس کی سختیوں اور قبر کے ہولناک مراحل کو بھلا دینا ہے۔ یہ دل کی سختی کی بدترین علامت ہے اور جس دل پر یہ حقیقت گراں نہ گزرے، وہ سخت ترین دل ہے۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے دل کی سختی کے پانچ بنیادی اسباب بیان کرتے ہوئے فرمایا:

مُفسِدَاتُ الْقَلْبِ خَمْسَةٌ: كَثْرَةُ الْخُلْطَةِ، وَرُكُوبُ بَحرِ التَّمَنِّي، وَالتَّعَلُّقُ بِغَيْرِ اللهِ، وَكَثْرَةُ الطَّعَامِ، وَكَثْرَةُ النَّوْمِ.

''دل کو بگاڑنے والی چیزیں پانچ ہیں: لوگوں میں حد سے زیادہ میل جول، لمبی آرزوؤں میں ڈوب جانا، اللہ کے سوا کسی اور سے دل باندھنا، زیادہ کھانا اور زیادہ سونا۔''

دل کی سختی کا علاج:

❶ دل کی سختی کا سب سے مؤثر علاج قرآنِ کریم میں غور و فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور وعیدوں، اس کے اوامر و نواہی پر یوں تدبر کرنا کہ آنکھوں میں نمی، دل میں خشوع اور باطن میں ایمان کی حرارت پیدا ہو جائے۔

قرآنِ کریم کی اسی تاثیر کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ [الزمر: 23]

''اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا، ایک ایسی کتاب جو باہم ہم آہنگ ہے اور بار بار دہرائی جاتی ہے، جس سے اپنے رب سے ڈرنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔''

❷ دل کی سختی کا دوسرا علاج للہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا ہے۔ جو بندہ اپنے رب کو حقیقت کے ساتھ پہچان لیتا ہے، اس کا دل خود بخود نرم ہو جاتا ہے اور جو اپنے رب سے ناواقف رہتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ اللہ سے جہالت جتنی زیادہ ہو، بندہ اتنا ہی اس کی حدود اور محرمات پر جری ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس جب بندہ اللہ کی عظمت، اس کی بادشاہت اور اپنی زندگی میں اس کی نعمتوں پر مسلسل غور کرتا ہے تو دل خشوع اختیار کر لیتا ہے اور اطاعت کے لیے نرم پڑ جاتا ہے۔

❸ تیسرا علاج کثرت سے توبہ، ذکر اور استغفار کرنا ہے۔ دل کی ایک سختی ایسی ہے جسے صرف اللہ کا ذکر ہی پگھلا سکتا ہے۔ ایک شخص نے امام حسن بصری رحمہ اللہ سے دل کی سختی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا:

أَذِبْهُ بِالذِّكْرِ

یعنی ذکر کے ذریعے اسے پگھلا دو۔

اور امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَدَأُ الْقَلْبِ فِي أَمْرَيْنِ: بِالْغَفْلَةِ وَالذَّنْبِ، وَجِلَاؤُهُ بِشَيْئَيْنِ: الِاسْتِغْفَارِ وَالذِّكْرِ.

''دل دو چیزوں سے زنگ آلود ہوتا ہے: غفلت اور گناہ سے اور دو چیزوں سے صاف ہوتا ہے: استغفار اور ذکر سے۔''

❹ دل کے علاج کی چوتھی صورت نفس کا محاسبہ اور نگرانی ہے۔ جب تک انسان اپنے نفس سے مجاہدہ نہ کرے، اس کا باریک بینی سے محاسبہ نہ کرے، ہر کوتاہی پر اسے ملامت نہ کرے اور اپنی کمزوری کا اعتراف نہ کرے، وہ اپنے مرض کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور جب مرض واضح نہ ہو تو اس کا علاج بھی ممکن نہیں رہتا، نہ ہی نفس کو راہِ راست پر لانا آسان ہوتا ہے۔

❺ دل کی سختی کا پانچواں علاج یہ ہے کہ نصیحت کو توجہ سے سنا جائے اور اسے دل سے قبول کیا جائے۔ اس کی تاثیر کا اندازہ اس واقعے سے لگائیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جب پسِ دیوارِ زنداں تھے اور مسئلہ خَلقِ قرآن پر کڑی سزائیں جھیل رہے تھے تو جیل میں موجود ایک قیدی سپاہیوں کی پروا کیے بغیر ان کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے: اے احمد! اگر حق کی راہ میں تمہیں قتل کر دیا گیا تو شہید ہو کر مرو گے اور اگر زندہ رہے تو عزت و وقار کے ساتھ زندہ رہو گے۔

امام احمد رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں: اس قیدی کے ان الفاظ نے میرا دل بہت مضبوط کیا۔

ان کلمات کا اثر اتنا گہرا تھا کہ فتنے کے خاتمے کے بعد بھی امام احمد رحمہ اللہ انہیں یاد کرتے اور کہتے تھے: جب سے میں اس آزمائش میں پڑا، میں نے اس دیہاتی کے ایک جملے سے بڑھ کر ایسی کوئی بات نہیں سنی جس نے مجھے اپنے اسی موقف پر ثابت قدم رہنے میں میرے عزم کو مضبوط کیا ہو۔

لہٰذا واضح ہوتا ہے کہ اخلاص کے ساتھ کی جانے والی نصیحت کو توجہ سے سننا چاہیے اور دل سے قبول کرنا چاہیے۔ اس سے دل نرم ہوتا ہے اور نیکی کے دروازے کھلتے ہیں۔

إعداد: حافظ فیض اللہ ناصر   إشراف: حافظ شفیق الرحمن زاہد حفظہ اللہ

الحكمة انٹرنیشنل

...... لاہور ......